Name : Zaigham Batch: ISB - OB

معاہدہ میثاق مدینہ سوشل کنٹریکٹ کی حیثیت سے مفصل تجزیہ پیش کریں۔

1 تعارف:

"میثاق مدینہ ایک تحریری معاہدہ ہے جس کی رو سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ انسانی معاشرے میں قائم کیا جس سے شرکائے معاہدہ میں سے ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدے کی آزادی کا حق حاصل ہوا۔ انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی۔ اموال کے تحفظ کی ضمانت مل گئی۔ کسی کسی طرح کے جرم کرنے پر سزا مختص کی گئی اور معاہدین کی یہ بستی اور اس میں رہنے والوں کو پر امن معاشرہ فراہم ہوا۔" (محمد حسین ہیکل)

- **معاہدے کی بناوٹ:**

دنیا کے سب سے پہلے سیاسی اور سماجی معاہدے کے دستور میں دو ذیلی معاہدے کیے گئے: جن میں سے پہلے معاہدہ میں قریش مکہ اور انصار مدینہ میں رشتہ مواخات قائم کیا۔ اس رشتہ مواخات نے مکی اور مدنی مسلمانوں کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ انہوں نے مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ ایک اور معاہدہ کیا اور اس دوسرے معاہدے کی رو سے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان تعلقات کو استوار کیا گیا۔

Leave a line space between headings for neatness

- **معاہدے کے قائد:**

دستاویز کا دیباچہ کہتا ہے کہ وہ یہ محمد بن عبداللہ کا معاہدہ ہے جو کہ مکی و مدنی مسلمانوں کے درمیان امور کو چلائے گا اور جو بھی اس معاہدے میں شامل ہوگا وہ امت واحدہ کا حصہ ہوگا۔ اس معاہدے میں نو قبائل کا احاطہ کیا گیا جس کی رو سے انہوں

CS CamScanner
CS CamScanner

خون بہا اور تاوان وغیرہ کو اجتماعی طور پر ادا کرنا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک سوشل کنٹریکٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) با اختیار اور اس سیاسی تنظیم کے قائد بن گئے۔ ان کو یہ اختیارات دیے گئے کہ وہ کسی بھی اختلاف کی صورت میں تنازعات کا حل نکالیں۔ یہ سب کرنا آسان نہ تھا پر حضرت محمد ﷺ نے اپنی ذات اور کردار کو پہلے منوایا اور یہ قدم اٹھایا۔

Relate your headings to the qs statement

معاہدے کے مقاصد:

اس معاہدے کا مطلب و مقصد بنو اوس و خزرج کے درمیان برسوں سے چلی آنے والی مخالفت کو ختم کروانا تھا اور مدینہ کے تمام لوگوں کے درمیان امن اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔

- اس معاہدے کی رو سے لوگوں کی مذہبی آزادی یقینی بنائی گئی کیونکہ قرآن میں بھی ہے کہ "دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں"۔ اس طرح یہ طے پایا کہ کسی بھی معاملے میں تمام لوگ بھائی ہیں وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، شریک ہوں گے۔ اس سے مدینہ کو حرم کا درجہ دیا گیا جہاں کسی بھی قسم کا خون بہانا ممنوع تھا۔
- کیونکہ اس معاہدے کا مقصد اسلام کے بنیادی اصولوں جیسا کہ رواداری، تالیف قلب، مذاکرات اور توحید پر عملدرآمد کیا گیا۔
- یہ دنیا کی تاریخ میں پہلا دستور تھا جس کی رو سے مذہب کے حوالے سے جبر کو ختم کر دیا گیا اور مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات کا راستہ اپنایا گیا۔

CamScanner

معاہدے میں شریک فریقین:

معاہدے میں حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم)، مسلمان (مہاجرین و انصار)، مدینہ کے یہودی، مدینہ کے عیسائی اور مدینہ کے دیگر غیر مسلم فریقین تھے۔

Explain by giving subheadings.
Not points

2 میثاق مدینہ: معاہدہ عمرانی

میثاق مدینہ ایک سوشل کنٹریکٹ تھا۔ جس منشور کی سینتالیس شقیں ہیں۔ معاہدے کے متن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ زبردست اصولوں کی غمازی کرتا ہے۔ جو کہ اصول مساوات، رواداری اور فلاحی ریاست کے قیام کا سبب بنا۔ اس معاہدے کی شقوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سماجی اتحاد پر مبنی تھا۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اس دستور کی دفعات کو مختلف کتب کی مدد سے اپنی کتاب "الوثائق السیاسیۃ" میں مدون مرتب کیا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی مرتب کی گئی دفعات میں سے کچھ دفعات درج ذیل ہیں:

- یہ حکم نامہ نبی اور اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قریش اور اہل یثرب میں سے ایمان اور اسلام لانے والے اور ان لوگوں کے مابین ہے جو ان کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیں۔
- ایمان والے کسی قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے کو مدد کے بغیر نہیں چھوڑیں گے تاکہ ایمان والوں کا باہمی برتاؤ نیکی اور انصاف کا ہو۔
- اور یہ کہ کوئی مومن کسی دوسرے مومن کے معاہداتی بھائی سے نہیں الجھے گا۔
- اور یہ کہ یہودیوں میں سے جو ہماری اتباع کرے گا تو اسے مدد اور مساوات حاصل ہوگی۔ نہ اس پر ظلم کیا جائے گا اور نہ ان کے خلاف کسی کو مدد دی جائے گی۔

Also add references/examples
against your arguments

CamScanner
CamScanner

- اور یہودی اس وقت مومنین کے ساتھ اخراجات برداشت کرتے رہیں گے جب تک مل کر جنگ لڑتے رہیں گے۔
- اور یہودیوں کے قبائل کی ذیلی شاخوں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اصل کو حاصل ہیں۔

اس طرح اس منشور کی اور بھی بہت سی دفعات ہیں جن کے ذریعے ایک پرامن ریاست کا قیام ہوا اور جہالت و تشدد کا خاتمہ ہوا۔

وہ الگ بات ہے کہ یہ معاہدہ جب بھی یہودی قبائل کی مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور فتنہ پردازیوں کی نذر ہوگیا پر اس معاہدے سے اسلامی تاریخ میں بہت بڑا انقلاب آیا جو کہ آج بھی اقلیتوں کے مسائل کے حل کے لیے کارآمد ہو سکتا ہے۔

3 معاہدے کے نمایاں پہلو:

معاہدے کے ذریعے پرامن ریاست کی تشکیل سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے نبی مسائل کا حل مذاکرات سے چاہتے تھے میثاق کا ایک حصہ بین الاقوامی معاہدوں سے تعلق رکھتا ہے۔ نبی پاک کے دور کے سیاسی آثار میں سے ایک نمایاں واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے بعد رسول نے مدینہ میں ایک وفاقی حکومت کی بنیاد رکھی جس کے صدر اعلیٰ خود حضور اقدس تھے۔ فریق معاہدہ ایک طرف رسول اور مہاجرین و انصار تھے اور دوسری طرف مدینہ کے تمام یہودی نصاریٰ اور دیگر غیر مسلم باشندے تھے تمام فریقوں کو سیاسی طور پر ایک جماعت کی حیثیت دی گئی۔ مدینہ پر حملہ ہونے کی صورت میں ہر فرد اور جماعت حملہ آوروں کی مدافعت کے دوران دوسرے فریقوں کی حمایت کرنے کی پابند تھی۔ ہر فرد کا فرض تھا کہ اپنے ہمسائے کی طرفداری اپنے اپنے نفس کی مانند کرے۔ انصاف رسانی اس جماعت کا فرض تھی۔

CamScanner

اس معاہدے کے چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

1) امن پسند جمہوریت کا قیام:

میثاق مدینہ کے ذریعے مختلف مذاہب کے مابین ہم آہنگی کو فروغ دیا گیا اور اس کی خوبصورت بات یہ بھی کہ اس میں مذاہب، زبان اور ثقافت سے بالاتر ہو کر امن قائم کیا گیا۔

2) سماجی معاہدہ:

یہ غور طلب بات ہے کہ معاہدے کے ذریعے ممبران کے درمیان سماجی مساوات اور ان کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ اس کے ذریعے سے مواخات اور مشترکہ دفاع کا نظام اپنایا گیا۔ اس نے ممبران کو مالی حالات کی تنگی سے نپٹنے کے لیے قرض دینے کا نظام وضع کیا اور ساتھ ہی خون بہا وغیرہ کا مشترکہ بندوبست کیا گیا۔

3. سیاسی فوائد:

اس سے ایک ریاست قائم ہوئی جس میں مشترکہ شہریت کا تصور اپنایا گیا اور بھائی چارہ و رواداری کو قائم کیا گیا۔ یہ معاہدہ وفاقی ڈھانچہ بھی کہلایا جاسکتا ہے جس کی رو سے قبائل نے اللہ کے نبی کو اپنا حاکم اور سربراہ چن لیا جس سے دفاعی اور سیاسی استحکام کو یقینی بنایا گیا۔

4) غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ:

میثاق مدینہ میں شامل تمام غیر مسلموں کو انکی مذہبی آزادی دی گئی اور اس امر کی اجازت دی گئی کہ جب تک اسلام پوری طرح ان کے دلوں کو روشن نہیں کرتا یہ اپنے مذہب پر قائم رہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق رسم و رواج انجام دیتے رہیں۔

CS CamScanner

5. مہاجرین کی حیثیت کا تعین:

مسلمان جو مکہ سے ہجرت کر کے آئے تو انکو میثاق مدینہ کی دفعہ دو کے ذریعے مدینہ کے مستقل شہری بنا دیا گیا اور ان کے وجود کو پوری طرح قبول کیا گیا۔ مہاجرین کی آبادکاری سے ریاست کو تجربہ کار عسکری قوت مل گئی اور عدل و انصاف پر مبنی معاشی نظام کو پروان چڑھانے میں بڑا انقلاب آفرین مدد ملی۔

6. قریش کی تدابیر کا موثر تدارک:

اس معاہدے کے ذریعے سے قریش کے راستے میں بہترین دیوار کھڑی کی گئی اور ان کی سازشوں کو بڑے اچھے طریقے سے ناکام بنا دیا گیا۔ جب مسلمانوں نے مدینہ ہجرت کی تو قریش مکہ مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو چکے تھے اور ان کو قبول نہ تھا کہ مسلمان ایک الگ ریاست بنائیں۔ اس لیے اس بات کا امکان تھا کہ قریش مدینہ میں موجود اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے ذریعے مسلمانوں پر مدینہ کی زمین تنگ کر دیں اس لیے اس معاہدے میں ایک شق رکھی گئی کہ ان معاملات میں نہ تو قریش کو پناہ دیں گے اور نہ ہی ان کی کسی معاون کو

حاصل کلام:

میثاق مدینہ اُس دور کا تو ایک بہت بڑا کارنامہ ہے ہی پر یہ آج کے دور میں بھی مسلمانوں کا مددگار رہے جب مسلمانوں کے اوپر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ان میں رواداری اور تحمل کا فقدان ہے اور وہ باقی مذاہب کے ساتھ نہیں چل سکتے تو میثاق مدینہ ان کی رہنمائی کرنے کے لیے ایک بہترین نظیر ہے۔